ماہنامہ آبگینہ
جلد ۱۴، شمارہ ۱۱، نومبر ۲۰۲۴ء
مدیر: ڈاکٹر نسرین بانو قریشی
نائب مدیر: محمد یونس حسرت
معاون مدیر: فرحانہ جبیں
پتا: ۱۲ مکان نمبر ۷، گلی نمبر ۳، سبزہ زار، کراچی
فون: 021-34921876
ای میل: abgeena@gmail.com
ویب گاہ: www.abgeena.pk
سالانہ زرِ تعاون: 1200 روپے

ماہنامہ آبگینہ کراچی کا 14 واں سالگرہ نمبر شائع

اداریہ: اردو ماہنامہ کی ذمہ داری

ماہنامہ آبگینہ کراچی کا 14 واں سالگرہ نمبر شائع ہو گیا ہے۔ یہ نمبر 11 نومبر 2024ء کو کراچی پریس کلب میں منعقدہ ایک تقریب میں رونمائی کے بعد قارئین کے لیے دستیاب ہوا۔ 320 صفحات پر مشتمل اس خصوصی شمارے میں 27 مضامین، 9 افسانے، 14 غزلیں اور 6 نظمیں شامل ہیں۔ مدیر ڈاکٹر نسرین بانو قریشی نے اداریے میں لکھا کہ اردو ماہنامہ کی اشاعت ہر مہینے ایک نئی جنگ ہے، اور ہر شمارہ اس جنگ میں ایک نئی فتح۔ انہوں نے کہا کہ آبگینہ نے کبھی اشتہارات کے لیے اپنے معیار پر سمجھوتا نہیں کیا، اسی لیے آج بھی یہ رسالہ بغیر کسی سرکاری مدد کے شائع ہو رہا ہے۔

سرورق کی کہانی

سرورق پر کراچی کے ساحلِ سمندر کی تصویر ہے جس میں ایک بچہ پتنگ اڑا رہا ہے۔ مدیر نے وضاحت کی کہ یہ تصویر 2019ء میں لی گئی تھی اور اس کا انتخاب اس لیے کیا گیا کہ یہ شہر کی روزمرہ زندگی کی عکاسی کرتی ہے۔ سرورق کے پیچھے شائع ہونے والے مضمون میں بتایا گیا ہے کہ فوٹو گرافر کو یہ منظر دیکھنے کے لیے تین دن ساحل پر بیٹھنا پڑا۔

مضامین کا جائزہ

شمارے کا پہلا مضمون ڈاکٹر شمیم اختر نہال کا ہے، جو ماہنامہ آبگینہ کے 14 سالہ سفر کا تجزیہ ہے۔ انہوں نے لکھا کہ 2010ء میں شروع ہونے والے اس رسالے کی اشاعت پہلے 1000 تھی، جو اب 4500 ہے۔ مضمون میں اس اضافے کی وجوہات بیان کی گئی ہیں، جن میں قارئین کے خطوط، سوشل میڈیا پر فعال تشہیر اور ہر شمارے میں نئے لکھنے والوں کو جگہ دینا شامل ہے۔ مضمون نگار نے لکھا کہ ’’آبگینہ نے ثابت کیا ہے کہ معیار اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام کیا جائے تو قارئین خود بخود ساتھ آ جاتے ہیں۔‘‘

دوسرا اہم مضمون ڈاکٹر عبدالرحمٰن سومرو کا ہے، جو ’’اردو ماہنامہ کی معاشی حقیقتیں‘‘ کے عنوان سے ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ 2023ء میں کاغذ کی قیمتوں میں 38 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے کئی پرانے رسالے بند ہو گئے۔ مضمون نگار نے تجویز دی کہ حکومت کو ادبی رسائل کے لیے کاغذ پر سبسڈی دینی چاہیے، ورنہ ’’ہم ایک پوری نسل کی ادبی تربیت کا راستہ بند کر دیں گے‘‘۔ اس مضمون کے ساتھ ایک گراف بھی شامل ہے جو 2015ء سے 2024ء تک کاغذ کی قیمتوں کا موازنہ پیش کرتا ہے۔

افسانے اور شاعری

افسانوں میں سب سے نمایاں افسانہ ’’کنارے کی روشنی‘‘ ہے، جو ایک ماہی گیر کی بیوی کی کہانی ہے جو سمندر کے کنارے بیٹھ کر اپنے شوہر کی واپسی کا انتظار کرتی ہے۔ افسانہ نگار کا انداز سادہ مگر پُراثر ہے، اور کئی جگہوں پر مکالمے کے بغیر صرف منظر نگاری سے جذبات بیان کیے گئے ہیں۔ مدیر نے اداریے میں اس افسانے کو ’’اس شمارے کی سب سے بڑی دریافت‘‘ قرار دیا۔

غزلوں میں سب سے زیادہ توجہ شاعر کی تازگیِ بیان نے حاصل کی۔ ایک شعر جو بار بار پڑھا گیا، یہ ہے:

> ہر شام وہی ریت، وہی خالی کنارے
> اک لہر ہے جو لوٹ کے آنا نہیں سیکھی

خامیاں اور کمزوریاں

تاہم شمارے میں کچھ کمزوریاں بھی نظر آئیں۔ پروف کی غلطیاں کئی صفحات پر موجود ہیں، خاص طور پر مضمون نمبر 7 میں۔ اس کے علاوہ 14 صفحات پر صفحہ نمبر غلط چھپا ہے۔ ایک اور کمی یہ ہے کہ کتابوں پر تبصرے کے حصے میں صرف 3 کتابوں کا ذکر ہے، جبکہ اعلان 5 کا کیا گیا تھا۔ مدیر نے اس پر معذرت کی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اگلے شمارے میں یہ کمی پوری کی جائے گی۔

اشتہارات اور مالی پہلو

آخر میں 11 صفحات پر اشتہارات ہیں، جن میں زیادہ تر کتب فروشوں اور تعلیمی اداروں کے ہیں۔ مدیر نے شکریہ ادا کیا کہ ان اشتہارات کی بدولت رسالہ اپنے پیروں پر کھڑا ہے۔ تاہم یہ بھی لکھا کہ ’’ہم نے کبھی کسی ایسے اشتہار کو قبول نہیں کیا جو ہمارے اداریے یا مضامین کی آزادی پر اثر انداز ہو سکتا ہو، چاہے اس کی کتنی ہی بڑی رقم کیوں نہ پیش کی گئی ہو۔‘‘

آئندہ شمارے کا اعلان

مدیر نے اعلان کیا کہ 15واں سالگرہ نمبر 2025ء میں شائع ہوگا اور اس کا موضوع ’’اردو ماہنامہ: کل، آج اور کل‘‘ ہوگا۔ اس کے لیے مضامین کی آخری تاریخ 30 جون 2025ء مقرر کی گئی ہے۔ انہوں نے نئے لکھنے والوں سے خصوصی طور پر مضامین بھیجنے کی اپیل کی۔

تبصرہ

مجموعی طور پر یہ شمارہ ایک سنجیدہ کوشش ہے جو اردو ماہنامہ کی روایت کو زندہ رکھنے کی جدوجہد کو سامنے لاتا ہے۔ کمزوریاں اپنی جگہ، لیکن مواد کا بڑا حصہ پڑھنے کے قابل ہے۔ اگر پروف کی غلطیوں پر توجہ دی جائے اور اشتہارات کا توازن برقرار رکھا جائے تو یہ رسالہ واقعی ’’آبگینہ‘‘ کی طرح شفاف اور دلکش بن سکتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اپنے مضامین پر معاوضے سے زیادہ توجہ دی، 14 سال کا سفر اسی پر قائم ہے

ماہنامہ آبگینہ کراچی کے مدیر ڈاکٹر نسرین بانو قریشی سے خصوصی گفتگو

ماہنامہ آبگینہ کراچی کے مدیر ڈاکٹر نسرین بانو قریشی اپنے دفتر میں نئے شمارے کی فائلیں دیکھ رہی ہیں

(نمائندہ خصوصی، 30 ستمبر 2024ء)

سوال: آبگینہ کا آغاز کیسے ہوا؟ پہلے شمارے کے لیے مواد جمع کرنا کتنا مشکل تھا؟

جواب: آغاز 2010ء میں ہوا۔ میرے پاس کچھ دوست لکھنے والے تھے، اور میں نے سوچا کہ ایک ایسا رسالہ ہونا چاہیے جو ادب کو سنجیدگی سے لے۔ پہلے شمارے کے لیے مواد جمع کرنا واقعی مشکل تھا، کیونکہ لوگ نام دیکھ کر لکھتے ہیں، اور نام بنانے میں وقت لگتا ہے۔ میں نے خود کئی مضامین لکھے، کئی دوستوں سے منت کی، اور بالآخر 96 صفحات کا پہلا شمارہ 1000 کاپیوں میں چھپا۔ آج ہمارے پاس 4500 قارئین کا حلقہ ہے۔

سوال: اشتہارات کے بغیر رسالہ چلانا آسان نہیں۔ آپ نے کبھی مالی دباؤ میں اشتہارات کا معیار کم کرنے پر غور کیا؟

جواب: کئی بار۔ ایک بار ایک بڑی کمپنی نے ایک صفحے کا اشتہار دینا چاہا جس میں ہمارے ایک مضمون کی تنقید کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اشتہار تبھی دیں گے جب ہم وہ مضمون ہٹا دیں۔ ہم نے اشتہار واپس کر دیا۔ اس وقت ہمارے پاس صرف 11 صفحات کے اشتہارات تھے، اور ہم جانتے تھے کہ یہ ہمارے لیے بڑا نقصان ہے۔ لیکن اگر ہم ایک بار سمجھوتا کر لیتے تو پھر ہر بار کرنا پڑتا۔ ہم نے ہمیشہ اپنے مضامین پر معاوضے سے زیادہ توجہ دی، 14 سال کا سفر اسی پر قائم ہے۔

سوال: آپ کے نزدیک ایک اچھے مضمون کی پہچان کیا ہے؟

جواب: ایک اچھا مضمون پڑھنے کے بعد قاری کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائے۔ وہ کوئی نئی بات کہے، یا پرانی بات کو ایسے انداز میں کہے کہ ہم اسے نئی نظر سے دیکھنے لگیں۔ ہم ایسے مضامین کو ترجیح دیتے ہیں جن میں حوالے درست ہوں، زبان صاف ہو، اور لکھنے والا اپنی رائے کو ثبوت کے ساتھ پیش کرے۔ ہم نعرے بازی یا جذباتی تحریروں سے گریز کرتے ہیں، چاہے وہ کسی بھی نظریے کی حمایت میں ہوں۔

سوال: نئے لکھنے والوں کو آپ کیا مشورہ دیں گی؟

جواب: پڑھیں بہت زیادہ پڑھیں، اور صرف اپنی پسند کی چیزیں نہیں، بلکہ وہ بھی جو آپ کو پسند نہیں آتیں۔ پھر لکھیں، اور لکھ کر بار بار کاٹیں۔ پہلا مسودہ کبھی شائع نہ کریں۔ ہم ہر مضمون کو کم از کم دو بار پڑھتے ہیں، اور اکثر لکھنے والوں کو واپس بھیجتے ہیں کہ وہ کچھ حصے دوبارہ لکھیں۔ جو لوگ اس عمل کو برداشت کر لیتے ہیں، وہ بہتر لکھنے لگتے ہیں۔ ہم نے کئی ایسے لکھنے والوں کو شائع کیا ہے جو آج اپنی جگہ بنا چکے ہیں، اور یہ ہمارے لیے سب سے بڑا اعزاز ہے۔

سوال: آبگینہ کا مستقبل کیا ہے؟ کیا آپ کوئی نئی سمت لینا چاہتی ہیں؟

جواب: ہم چاہتے ہیں کہ آبگینہ ایک ایسا ادارہ بن جائے جو صرف رسالہ نہ ہو، بلکہ ایک تحریک ہو۔ ہم ہر سال ایک ورکشاپ کرتے ہیں، اور اگلے سال ہم ایک ادبی میلہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ نئے لکھنے والوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم ملے جہاں وہ بغیر کسی دباؤ کے اپنی بات کہہ سکیں۔ ہم ڈیجیٹل ایڈیشن پر بھی کام کر رہے ہیں، تاکہ ہمارے قارئین دنیا کے کسی بھی کونے میں ہمیں پڑھ سکیں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اردو ادب کی یہ روایت زندہ رہے، اور ہم اس میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں۔

(نمائندہ خصوصی، 12 ستمبر 2024ء)